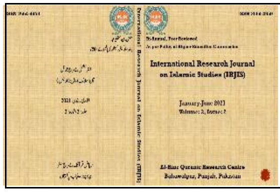

**International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)**
**ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)**
**Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com**
**E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com**
**Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur**

# فوائد الفواد میں احادیث نبویہ ﷺ کا تجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of the Hadiths in the Fawaid-ul-Fuwad


## 1. Moin Shahzad,

Doctoral Candidate Islamic Studies,
Lahore Garrison University, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: usamajaffer03@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0009-0006-4954-0747

## 2. Dr. Tahir Masood Qazi,

Head of the Department of Islamic Studies,
Lahore Garrison University, Lahore, Punjab, Pakistan
Email: drtmqazi@lgu.edu.pk
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-8363-9835


To cite this article: Moin Shahzad and Dr. Tahir Masood Qazi. 2023. "فوائد الفواد میں احادیث نبویہ ﷺ کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Hadiths in the Fawaid-ul-Fuwad". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 5 (Issue 1), 10-23.

| | |
|---|---|
| **Journal** | International Research Journal on Islamic Studies<br>Vol. No. 5 \|\| January - June 2023 \|\| P. 10-23 |
| **Publisher** | Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur |
| **URL:** | https://www.islamicjournals.com/urdu-5-1-2/ |
| **DOI:** | https://doi.org/10.54262/irjis.05.01.u2 |
| **Journal Homepage** | www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs |
| **Published Online:** | 30 June 2023 |
| **License:** | This work is licensed under an<br>Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0) |



## Abstract:

Fawaid-ul-Fuwad is a renowned book written by Hazrat Nizamuddin Auliya. The book offers a combination of beneficial awareness and teachings from Hazrat Nizamuddin Auliya, a well-known medieval Sufi saint of the Chishti order in India. This book consists of valuable insights into the divine journey of a Sufi and focuses on the virtues, clear thinking, and leadership that are compulsory for acquiring true love and devotion to God. It is affirmed that Hazrat Nizamuddin Auliya wrote this book to transfer his message to his followers, who could not meet him in person. The book is considered a masterpiece of Sufi abstract and has been translated into different languages. Through Fawaid-ul-Fuwad, readers attain a wide understanding of Sufism and its teachings, making it a useful resource for those following the way of spirituality. This is analytical research to explore the methodology style of Fuwaid-ul-Fuwad and its contemporary values. For this motif, data is compiled from secondary sources,

books, articles, and online sources. The study acknowledges that Fawaid-ul-Fuwad is the first book of al-Malfuzat arranged in book form. Its position is also up because it has the most Hadiths with text. The book is a sourcebook of spiritual teachings. This book highlights worship and illustrates people's hearts with Islamic teachings. It strengthens people to have a good attitude through the morals of the Prophet (PBUH) in Fawaid-ul-Fuwad.

**Keywords**: Fawaid-ul-Fuwad, Hazrat Nizamuddin Auliya, Methodology, Mysticism, Malfozaat-e-Chisht

## 1. تمہید:

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوب الہی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی اولیائے عظام میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کو دین اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چشتیہ سلسلہ کے نامور بزرگ ہیں اور چشتیہ سلسلہ کی شاخ چشتیہ نظامیہ کے بانی ہیں۔ آپ شیخ الشیوخ والعالم حضرت شیخ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دن رات کی کاوشوں سے ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اپنی زندگیاں دین اسلام کے لئے وقف کیں۔

## 2. تعارف:

فوائد الفواد شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے ملفوظات کا مجموعہ ہے جن کو حضرت امیر حسن علی سنجری نے جمع کیا ہے یہ ملفوظات پانچ حصوں پر مشتمل ہیں۔ یہ ملفوظات خواجہ نظام الدین کی پندرہ سالہ تعلیمات اور مجاہدات کا نچوڑ ہے یہ طریقت و شریعت سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ایک بیش قیمتی خزانہ ہے ان ملفوظات میں شریعت، طریقت، عبادات، عدل، احسان، تاریخی واقعات اور اس کے علاوہ اصلاح انسانیت کے لیے درس موجود ہیں۔

امیر خسرو نے فوائد الفواد سے متعلق فرمایا

"کاش میری تمام تعلیمات میر حسن علی سنجری کے نام سے منسوب ہو جاتیں اور ان کے عوض
فوائد الفواد میرے نام سے منسوب ہوتی"[1]

### أ. حدیث سے طریقہ استشہاد

قرآن مجید کے بعد سب سے افضل مقام احادیث رسول ﷺ کو حاصل ہے فوائد الفواد کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خواجہ نظام الدین کی احادیث نبویہ ﷺ کے ساتھ محبت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ خواجہ نظام الدین نے صرف احادیث نبویہ ﷺ کو پڑھا ہی نہیں بلکہ بطور منابع وماخذ اپنے ملفوظات میں بیان بھی کیا ہے۔

فوائد الفواد کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ خواجہ نظام الدین نے احادیث نبویہ ﷺ سے استشہاد تین طریقوں سے کیا ہے

1. حدیث کو بیان کرکے اس سے مسئلہ بیان کرنا
2. مسئلہ بیان کرکے بطور دلیل حدیث بیان کرنا
3. حدیث کو بیان کرکے اس سے مسئلہ بیان کرنا اور پھر اس پر بطور دوسری حدیث بیان کرنا

[1] :Khursheed ahmad Gilani, Rooh Tasawaf,(lahore: fareed book sital,1981)73.

- مسئلہ کے بعد حدیث بیان کرنا

خواجہ نظام الدین نے توبہ کرنے والے سے متعلق فرمایا کہ

"توبہ کرنے والا متقی یعنی پرہیز گار کے برابر ہوتا ہے متقی تو وہ ہے جس سے عمر بھر میں کوئی گناہ ظاہر نہ ہو۔ یا اس نے ساری عمر شراب نہ پی ہو لیکن توبہ کرنے والا وہ ہے جس نے گناہ کیا ہو اور پھر اس نے توبہ کر لی ہو۔"[2]

بعد ازاں فرمایا کہ اس حدیث کے مطابق دونوں برابر ہیں

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔[3]

خواجہ نظام الدین اپنے ملفوظات میں احادیث مبارکہ کو متن کے ساتھ بیان فرماتے جس طرح مندرجہ بالا ملفوظ میں بھی آپ توبہ کرنے والے سے متعلق بیان فرمارہے ہیں اور ساتھ دلیل کے طور پر آپ نے نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان بھی بیان فرمایا آپ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے۔

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " التائب من الذنب كمن لا ذنب له "[4]

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

خواجہ نظام الدین کے ملفوظ میں بیان کردہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جب مجالس میں بیان فرماتے تو آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث ہوتیں۔

- حدیث کے بعد مسئلہ بیان کرنا

صائم الدہر کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

من صائم الدهر كله لا صام ولا افطر

جس نے ساری عمر روزہ رکھا اس نے نہ رکھا نہ افطار کیا۔[5]

ایک اور حدیث ہے

من صائم الدهر تضيق عليه جهنم وعقد ايستعين

جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ اور نوے گرہ تنگ ہو جاتی ہے یعنی وہ شیخ نہ دوزخ میں جاتا ہے اور نہ نوے گرہ اس پر اثر کرتی ہیں۔[6]

صائم الدہر سے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے دو احادیث بیان فرمائیں یہ آپؒ کے ملفوظات کا حسن ہے کہ مشائخ چشت علیہم الرحمہ میں سے سب زیادہ متن کے ساتھ آپؒ نے احادیث بیان کی ہیں آپ کی بیان کردہ احادیث کتب احادیث میں یوں مذکور ہیں۔

سنن النسائی میں ایک حدیث حضرت عبداللہ سے یوں مروی ہے۔

---

[2] : Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari, Fawad-ul-Fawad(Lahore:shabeer brother's,2006)3.
[3] : Ibid.
[4] : Muhammad bin Yazeed, Sunnan ibn Maja(Lahore: maktaba Islamia,2002),Hadees No:4250.
[5] Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari, Fawad-ul-Fawad, 26.
[6] : Ibid,26

"عن عبد الله بن الشخير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في صوم الدهر" لا صام ولا افطر"[7]

حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے صیام الدھر رکھنے والے کے بارے میں فرمایا"نہ اس نے روزہ رکھا، اور نہ ہی افطار کیا۔

**حضرت عبداللہ بن عمر سے یوں مذکور ہے۔**

"عن عبد الله بن عمر، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" من صام الابد فلا صام ولا افطر"[8]

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"جو ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

**مسلم میں حضرت ابو قتادہ سے مروی روایت یوں مذکور ہے۔**

"عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صومه فغضب , فقال عمر رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وسئل عمن صام الدهر فقال" لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر"[9]

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ سے آپ کے روزوں سے متعلق دریافت کیا گیا، پس آپ ناراض ہوئے حضرت عمر نے عرض کی ہم راضی ہوئے اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر نیز آپ ﷺ سے ہمیشہ رکھنے والے روزے سے متعلق دریافت کیا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"جس نے صوم الدھر رکھا اس نے نہ رکھا، نہ ہی افطار کیا۔

**ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے ملفوظات میں احادیث کو کس طرح رونق بخشی ہے۔**

### ب. تائب اور متقی سے متعلق

**خواجہ نظام الدین نے توبہ کرنے والے سے متعلق فرمایا کہ**

"توبہ کرنے والا متقی یعنی پرہیز گار کے برابر ہوتا ہے متقی تو وہ ہے جس سے عمر بھر میں کوئی گناہ ظاہر نہ ہو۔ یا اس نے ساری عمر شراب نہ پی ہو لیکن توبہ کرنے والا وہ ہے جس نے گناہ کیا ہو اور پھر اس نے توبہ کر لی ہو۔"[10]

**بعد ازاں فرمایا کہ اس حدیث کے مطابق دونوں برابر ہیں**

التائب من الذنب كمن لا ذنب له

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے شخص کی طرح ہے جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔"[11]

**خواجہ نظام الدین اپنے ملفوظات میں احادیث مبارکہ کو متن کے ساتھ بیان فرماتے جس طرح مندرجہ بالا ملفوظ میں بھی آپ توبہ کرنے**

---

[7] : Ahmed bin Shuaib, Sunan An-Nisa'i (Beirūt: Mosassah Al-risala,1421AH), Hadees No:2383.
[8] : Ahmed bin Shuaib, Sunan An-Nisa'i, Hadees No:2375.
[9] : Muslim ibn al-Hajjaj, Sahi Muslim, ( Beirūt: Dar AL- kitab,1423AH), Hadees NO:1162.
[10] :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 3.
[11] :Ibid, 3.

والے سے متعلق بیان فرمارہے ہیں اور ساتھ دلیل کے طور پر آپ نے نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان بھی بیان فرمایا آپ کی بیان کردہ حدیث مبارکہ سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے۔

عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "التائب من الذنب كمن لا ذنب له[12]

حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو

خواجہ نظام الدین کے ملفوظ میں بیان کردہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ جب مجالس میں بیان فرماتے تو آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث ہوتیں۔

### ج. صائم الدھر

صائم الدہر کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو فرمایا:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

"من صائم الدهر كله لا صام ولا افطر

جس نے ساری عمر روزہ رکھا اس نے نہ رکھا نہ افطار کیا۔"[13]

ایک اور حدیث ہے

" من صائم الدهر تضيق عليه جهنم وعقد ايستعين

جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس پر دوزخ اور نوے گرہ تنگ ہو جاتی ہے یعنی وہ شیخ نہ دوزخ میں جاتا ہے اور نہ نوے گرہ اس پر اثر کرتی ہیں۔"[14]

صائم الدھر سے متعلق بیان کرتے ہوئے آپ نے دو احادیث بیان فرمائیں یہ آپؒ کے ملفوظات کا حسن ہے کہ مشائخ چشت علیہم الرحمہ میں سے سب زیادہ متن کے ساتھ آپؒ نے احادیث بیان کی ہیں آپ کی بیان کردہ احادیث کتب احادیث میں یوں مذکور ہیں۔

سنن النسائی میں ایک حدیث حضرت عبداللہ سے یوں مروی ہے۔

"عن عبد الله بن الشخير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في صوم الدهرلا صام ولا افطر"[15]

حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے صیام الدھر رکھنے والے کے بارے میں فرمایا "نہ اس نے روزہ رکھا، اور نہ ہی افطار کیا.

حضرت عبداللہ بن عمر سے یوں مذکور ہے۔

"عن عبد الله بن عمر، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام الابد فلا صام ولا افطر"[16]

---

12 :Muhammad bin Yazeed, Sunnan ibn Maja, Hadees No:4250.
13 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 26.
14 :Ibid.
15 : Ahmed bin Shuaib, Sunan An-Nisa'i, Hadees No:2383.
16 :Ahmed bin Shuaib, Sunan An-Nisa'I, Hadees No:2375.

حضرت عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

**مسلم میں حضرت ابو قتادہ سے مروی روایت یوں مذکور ہے۔**

"عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن صومه فغضب , فقال عمر رضينا بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد رسولا وسئل عمن صام الدهر فقال لا صام ولا افطر او ما صام وما افطر "[17]

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ سے آپ کے روزوں سے متعلق دریافت کیا گیا، پس آپ ناراض ہوئے حضرت عمر نے عرض کی ہم راضی ہوئے اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر نیز آپ ﷺ سے ہمیشہ رکھنے والے روزے سے متعلق دریافت کیا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس نے صوم الدھر رکھا اس نے نہ رکھا، نہ ہی افطار کیا۔

**ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے ملفوظات میں احادیث کو کس طرح رونق بخشی ہے۔**

### د۔ آداب مجلس

**مجلس کے آداب سے متعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ**

"ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک مقام پر بیٹھے تھے اور صحابہ کرام حلقہ باندھے بیٹھے تھے تین شخص آئے ایک اس حلقے میں خالی جگہ دیکھ کر بیٹھ گیا دوسرے کو حلقہ میں جگہ نہ ملی وہ پیچھے بیٹھ گیا تیسرا واپس چلا گیا ایک گھڑی بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص حلقہ میں بیٹھ گیا اسے ہم نے اپنی پناہ میں لے لیا ہے اور جو پیچھے بیٹھ گیا ہم اس سے شرمندہ ہیں قیامت کے دن ہم اسے رسوا نہیں کریں گے اور جو شخص چلا گیا ہے وہ ہماری رحمت سے دور ہو گیا ہے۔"[18]

**آپ کا بیان کردہ ملفوظ کتب احادیث میں پرکھنے پر صحیح ابن حبان کی ایک روایت یوں ملتی ہے۔**

"عن ابي هريرة ان رجلا مر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في مجلس فقال السلام عليكم فقال عشر حسنات فمر رجل آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله، فقال عشرون حسنة فمر رجل آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقال ثلاثون حسنة فقام رجل من المجلس ولم يسلم، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلما اوشك ما نسي صاحبكم إذا جاء احدكم المجلس فليسلم فإن بدا له ان يجلس فليجلس وإذا قام فليسلم ما الاولى باحق من الآخرة"[19]

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اس نے السلام علیکم کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا دس نیکیاں

17 :Muslim ibn al-Hajjaj, Sahi Muslim, Hadees NO:1162.
18 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 36.
19 :Ibn habban,Sahi ibn habban(Beirūt: Dar alkutb,1952),Hadees No:493

پھر ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپ ﷺ نے فرمایا بیس نیکیاں ہیں پھر ایک تیسرا آدمی گزرا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیس نیکیاں مل گئیں پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور جاتے ہوئے سلام نہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ساتھی کس قدر جلد بھولنے والا ہے۔ جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو سلام کہے اگر مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے اور جب اٹھے تو سلام کہے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ اہم نہیں

### ہ. واقعہ صدیق اکبر

ابو بکر صدیق کی بابت حکایت بیان فرمائی کہ

"جس روز چالیس ہزار دینار لائے اور گودڑی پہن کر اس پر میخ ٹھونک کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اسی وقت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت میر کی خدمت میں گودڑی پہن کر اور میخ ٹھونک کر آئے آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ کیسا لباس ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول ﷺ آج تمام فرشتوں کو حکم ہوا ہے کہ ابو بکر صدیق کی موافقت سے گودڑی پہنو اور اس پر میخ ٹھونکو۔"[20]

خواجہ نظام الدین کے ملفوظ میں بیان کردہ واقعہ کو اگر کتب احادیث میں پرکھا جائے تو درج ذیل تحقیق سامنے آتی ہے جہاں تک حضرت ابو بکر صدیق کے گودڑی پہننے کا تعلق ہے تو یہ واقعہ مختلف کتب میں تین صحابہ سے نقل ہے

1. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
2. عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
3. 3-ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ان صحابہ کرام کی روایات پر بعد میں جرح کرتے ہوئے محدثین نے کلام کیا اور لکھا کہ یہ روایات مقبول نہیں ہیں بلکہ من گھڑت ہیں جہاں تک حضرت ابو بکر کے صدقہ کرنے کا تعلق تو اس سے متعلق روایات موجود ہیں جیسا کہ سنن ترمذی کی روایت ہے

"عن زيد بن أسلم عن أبيه قال سمعت عمر بن الخطّاب يقول أمرنا رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم أن نتصدّق، فوافق ذلک عندي مالا، فقلت أليوم أسبق أبابكر إن سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي، فقال رسول االله صلي الله عليه وآله وسلم ما أبقيت لأ هلک؟ قلت مثله، وأتي أبوبكر بكلّ ما عنده، فقال صلي الله عليه وآله وسلم يا أبابكر ما أبقيت لأ هلک؟ قال أبقيت لهم االله ورسوله، قلت لا أسبقه إلي شيء أبدا"[21]

زید بن اسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد نے فرمایا میں نے سنا حضرت عمر فرما رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو اس وقت میرے پاس صدقہ کرنے کے لیے مال تھا۔ میں دل میں کہا کہ اگر میں حضرت ابو بکر سے سبقت لے سکتا ہوں تو وہ آج کا دن ہے آپ نے فرمایا کہ میں اپنا آدھا مال لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول

---

20 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 37
21 :Muhammad bin Isa Tirmazi,Sunnan Tirmazi,(Nai Dehli,2002),Hadees No:3675

اللہ ﷺ نے پوچھا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے میں نے عرض کی اتنا ہی آدھا مال چھوڑ آیا ہوں
کچھ دیر بعد حضرت ابو بکر اپنا سارا مال لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول
اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر سے پوچھا گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا ہے حضرت ابو بکر نے عرض کی
گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول باقی ہے حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے خود سے کہا میں ان
سے کبھی سبقت نہیں لے سکتا۔

حضرت ابو بکر صدیق کا سارا مال اللہ کے رستے میں صدقہ کرنا یہ بات حدیث میں مذکور ہے لیکن گودڑی یا ٹاٹ کا لباس پہننے والا واقعہ حدیث سے ثابت نہیں ہے

### و. بیعت رضوان

حضرت امیر حسن علی سنجری فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے مع چند اور یاروں کے از سر نو بیعت کی اس حال کے مناسب خواجہ نظام الدین نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ

"جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کا ارادہ کیا تو فتح سے پہلے حضرت عثمان کو بطور قاصد اہل مکہ کے پاس
بھیجا اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے ہیں یہ خبر سن کر صحابہ
کو بلایا کہ آکر پھر بیعت کرو تا کہ ہم اہل مکہ سے لڑائی کریں صحابہ نے بیعت کی اس وقت رسول
اللہ ﷺ پیپلر کے درخت کے تنے پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے
ہیں۔"[22]

خواجہ نظام الدین کے اس ملفوظ میں حضرت عثمان کے لیے کی گئی بیعت کا ذکر ہے جو سن 6 ھجری میں جب رسول اللہ ﷺ عمرہ کا ارادہ کیا لیکن مکہ میں داخل ہونے سے کفار نے روک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان کو سفیر بنا کر بھیجا جب حضرت عثمان مکہ میں تھے تو ایک افواہ پھیل گئی کہ حضرت عثمان کو شہید کر دیا گیا ہے اس پر نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے بیعت لی کہ حضرت عثمان کا بدلہ لیے بنے واپس نہیں جائیں گے۔

اس واقعہ کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا

"لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا"[23]

تحقیق اللہ راضی ہو گیا ایمان والوں سے جب انھوں نے آپ کی بیعت کی درخت کے نیچے تو اللہ جانتا
تھا کہ ان کے دلوں میں کیا تھا پس اس نے اتارا ان پر اطمینان اور انھیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا

اس واقعہ کو امام ترمذی نے یوں بیان کیا ہے

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلٰي أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسُ،
قَالَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِنَّ عُثْمَانَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهِ فَضَرَبَ
بِإِحْدَي يَدَيْهِ عَلٰي الْأُخْرٰي، فَكَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعُثْمَانَ خَيْراً مِنْ أَيْدِيْهِمْ

22 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 53.
23 :Al-Quran, Al-Fath,18:48.

لِأَنْفُسِهِمْ"[24]

حضرت انس سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے بیعت رضوان کے لیے صحابہ کرام کو حکم دیا تب حضرت عثمان سفیر بن کر اہل مکہ کے پاس گئے ہوئے تھے حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کا کام کر رہا ہے یہ ارشاد فرما کر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا حضرت عثمان کے لیے نبی کریم ﷺ کا دست مبارک اپنے ہاتھوں سے بہت اچھا تھا۔

### ز. حفظ قرآن

خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہ

"رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن شریف حفظ کرنے کی نیت کرے اور حفظ کے بغیر فوت ہو جائے تو جب اسے قبر میں رکھتے ہیں فرشتہ آکر اسے ایک بہشتی خریج دیتا ہے جس کے کھانے سے سارا قرآن شریف حفظ ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن وہ حافظ قرآن ہو کر اٹھے گا۔"[25]

اس مضمون کے ساتھ کتب میں کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی البتہ حافظ قرآن کی فضیلت کے حوالے سے بہت سی احادیث ملتی ہیں جیسا کہ ابو داوٗد میں روایت موجود ہے

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَارْقَ وَتُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً" [26]

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جب حافظ قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا اے میرے رب اسے کپڑے پہنا تو اسے عزت والا لباس پہنایا جائے گا قرآن پھر عرض کرے گا اے میرے رب اس سے تو راضی ہو جا تو اللہ اس سے راضی ہو جائے گا اور اس حافظ قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور آگے بڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے اس کی نیکی بڑھا دی جائے گی۔

### ح. سخی و بخیل

خواجہ نظام الدین نے سخی اور بخیل سے متعلق گفتگو فرما رہے تھے خواجہ حسن لکھتے ہیں اسی اثناء میں میں نے عرض کی کہ یہ حدیث کس طرح ہے؟

"السخی حبیب اللہِ وَإِن كَانَ فَاسِقًا

سخی حبیب خدا ہوتا ہے خواہ فاسق ہی ہو

---

24 :Muhammad bin Isa Tirmazi,Sunnan tirmazi,(Nai Dehli,2002),Hadees No:3702
25 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad(Lahore:shabeer brother's,2006)58
26 :Suleman bin ashas,sunan abu dawod(Beirut:dar ul fikar),Hadees No:461

خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہتے تو اسی طرح ہیں"[27]

آپ کے اس ملفوظ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ کی مجلس میں آپ سے احادیث پر سوال ہوتے تھے آپ احادیث سے متعلق بیان فرماتے تھے مندرجہ بالا حدیث ترمذی میں یوں مذکور ہے

"عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النارولجاهل سخي احب إلى الله من عابد بخيل"[28]

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے سخی اللہ کے، جنت کے اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ سے، جنت سے اور لوگوں سے دور ہوتا ہے اور دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ کو عابد بخیل سے پسند ہے۔

### ط. مومن ناپاک نہیں

خواجہ نظام الدین نے فرمایا مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا اور پھر ایک روایت بیان فرمائی کہ

"رسول اللہ ﷺ ایک راستے پر جارہے تھے حضرت ابو ہریرہ سامنے سے آملے رسول اللہ ﷺ آپ سے دل لگی فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک مصافحہ کے لیے بڑھایا لیکن حضرت ابو ہریرہ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹالیا رسول خدا ﷺ نے وجہ پوچھی تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ابھی ابھی اپنی عورت سے ہم بستر ہو کر آیا ہوں اور نہایا نہیں اب میں آپ ﷺ جیسے پاک شخص کا دست مبارک کس طرح چھو سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کبھی ناپاک نہیں ہو سکتا۔"[29]

آپ کے ملفوظ میں بیان کردہ حدیث بخاری شریف میں یوں مذکور ہے

"عن ابي هريرة، ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه في بعض طريق المدينة وهو جنب، فانخنست منه فذهب فاغتسل، ثم جاء، فقال: اين كنت يا ابا هريرة؟ قال: كنت جنبا، فكرهت ان اجالسك وانا على غير طهارة، فقال:" سبحان الله، إن المسلم لا ينجس"[30]

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کے رستے پر نبی کریم ﷺ سے ملا اس وقت میں جنبی تھا حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں واپس لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے ابو ہریرہ کہاں چلے گئے تھے تو حضرت ابو ہریرہ نے جواب دیا کہ میں جنبی تھا اس لیے بغیر غسل آپ سے ملنا اچھا نہ جانا تو نبی کریم ﷺ فرمایا سبحان اللہ مومن ہرگز ناپاک نہیں ہو سکتا۔

27 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad(Lahore:shabeer brother's,2006)85
28 :Muhammad bin Isa Tirmazi,Sunnan tirmazi,(Nai Dehli,2002),Hadees No:1869
29 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad(Lahore:shabeer brother's,2006)90
30 :Muhammd bn ismaeel,Al Jamie-Sahi,( Beirūt: Dar abn kaseer,1412AH)Hadees NO:283

### ي. آداب مہمان نوازی

خدمت کرنے کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی فرمایا رسول خدا فرماتے ہیں

" ساق القوم اخر هم شربا

یعنی جو لوگ قوم کو پانی دیتے ہیں انہیں خود سب سے پیچھے پینا چاہیے

پھر فرمایا کہ کھانے میں بھی ایسا ہی کرنا واجب ہے"[31]

مندرجہ بالا حدیث سنن ابن ماجہ میں یوں مذکور ہے

"عن ابي قتادة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ساقي القوم آخرهم شربا"[32]

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے

### ک. بادشاہوں کے دل

پھر بادشاہوں کے مزاج کے تغیر کے بابت فرمایا کہ کلمات قدمی میں سے ایک یہ ہے کہ

"رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے

قلوب الملوک بیدی

بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں"[33]

خواجہ نظام الدین نے بادشاہوں کے مزاج کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے جس حدیث کا متن بیان فرمایا وہ حدیث مشکاۃ المصابیح میں یوں مذکور ہے

"وعن أبي الدرداء قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم إن الله تعالى يقول أنا الله لا إله إلا أنا مالك الملوك وملك الملوك، قلوب الملوك في يدي، وإن العباد إذا أطاعوني حولت قلوب ملوكهم عليهم بالرحمة والرأفة، وإن العباد إذا عصوني حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة، فساموهم سوء العذاب فلا تشغلوا أنفسكم بالدعاء على الملوك، ولكن اشغلوا أنفسكم بالذكر والتضرع كي أكفيكم ملوككم"[34]

حضرت ابو درداء سے مروی ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی الہ نہیں میں مالک الملک ہوں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں قلوب الملوک میرے ہاتھ میں ہیں اور بے شک جب بندے میری اطاعت کریں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل رحمت اور نرمی کی طرف پھیر دیتا ہوں اور جب لوگ میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں بادشاہوں کے دل سختی اور سزا کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ بندوں کو سخت ایذا دیتے ہیں اس لیے تم اپنے ملوک کو بد دعا نہ دو بلکہ میرے ذکر اور عاجزی میں مشغول رہو تا کہ تمہارے بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہو جاؤں۔

31 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 95.
32 :Muhammad bin Isa Tirmazi,Sunnan Tirmazi, Hadees No:1894.
33 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 96
34 :Wali ud din Muhammad, Mishkat ul Masabih, (Berut:almktab alislami), Hadees No:3721.

### ل. غائبانہ نماز جنازہ

غائبانہ نماز جنازہ سے **متعلق** خواجہ سے پوچھا گیا کہ

"بعض لوگ غائب جنازے کی نماز ادا کرتے ہیں یہ کس طرح ہے خواجہ صاحب نے فرمایا کہ جائز ہے حضرت رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نجاشی پر بھی نماز ادا کی تھی"[35]

آپ نے نجاشی کی نماز جنازہ کی جس روایت کو حوالہ کے طور پر بیان کیا وہ **مسلم** شریف میں یوں مذکور ہے

"عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي في اليوم الذي مات فيه، فخرج بهم إلى المصلى، وكبر اربع تكبيرات" [36]

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نجاشی کی وفات کی اطلاع ملی تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عید گاہ میں تشریف لے گئے اور چار تکبیرات کہیں یعنی نماز جنازہ پڑھی۔

اس روایت سے یہ **معلوم** ہوتا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے

### م. تراویح سنت ہے

خواجہ نظام الدین نے فرمایا کہ

"تراویح سنت ہے اور جماعت بھی سنت ہے اور تراویح میں ایک ختم بھی سنت ہے خواجہ سنجری کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ یہ رسول اللہ نے ایک روایت کے مطابق صرف تین دن ادا کی ہے"[37]

آپ کی تراویح سے **متعلق** بیان کردہ روایت بخاری شریف میں یوں مذکور ہے

"عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اِللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اِللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اِللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِکَ"[38]

حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک رات کو آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے کر چلے گئے اور نماز پڑھنے لگے مسجد میں اور لوگ بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھنے لگے پس صبح کو لوگوں میں یہ بات پھیل گئی تو اگلے دن زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھی پس اگلی صبح اور چرچا ہو گیا تو تیسری رات اور زیادہ لوگ مسجد میں جمع ہو گئے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم باہر تشریف لائے نماز ادا کی لوگوں نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے

35 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 112.
36 :Muhammd bin Ismaeel, Al Jamie-Sahi,( Beirūt: Dar abn kaseer,1412AH) Hadees NO:2204.
37 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 125.
38 :Muhammd bin Ismaeel, Al Jamie-Sahi, Hadees NO:1908.

ساتھ نماز ادا کی پس جب چوتھی رات آئی تو مسجد لوگوں کے لیے کم پڑ گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے جب فجر کی نماز پڑھ چکے لوگوں کے سامنے شہادت کے بعد فرمایا امابعد میں تمھاری موجودگی سے واقف تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہیں نماز تراویح تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم عاجز آجاؤ پس رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہ معاملہ ایسے ہی رہا۔

### ن. بچوں سے محبت

**بچوں کی محبت کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو خواجہ نظام الدین نے فرمایا**

"رسول خدا ﷺ بچوں سے بڑی محبت کیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آیا کرتے تھے پھر یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نے امام حسن کو دیکھا کہ بچوں میں کھیل رہے ہیں ایک ہاتھ ٹھوڑی تلے اور ایک سر پر رکھ کر بوسہ دیا۔"[39]

**نبی کریم ﷺ بچوں سے بہت زیادہ شفقت فرماتے تھے آپ ﷺ نے بچوں پر رحم اور شفقت کا حکم فرمایا بہت سی احادیث اس بات کی گواہ ہیں۔**

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رضي الله عنهما وَعِنْدَهُ الأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ"[40]

حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے امام حسن کو بوسہ دیا تو اقرع بن حابس تمیمی بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے عرض کی اے رسول اللہ ﷺ میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کو بوسہ نہیں دیا اس پر نبی کریم ﷺ نے اس کی دیکھ کر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

**اور جہاں تک امام حسن سے آپ ﷺ کی محبت کا معاملہ ہے جس کا ذکر خواجہ نظام الدین نے اپنے ملفوظ میں بھی کیا ہے تو اس پر بھی بہت سی احادیث گواہ ہیں جیسا کہ ایک روایت یوں بھی ہے**

"عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُوْلُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"[41]

حضرت ابو بکرہ سے مروی ہے کہ آپ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حضرت حسن آپ ﷺ کے پہلو میں بیٹھے تھے پس رسول اللہ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی حضرت حسن کی طرف نظر کرم سے دیکھتے اور فرماتے میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ اس بیٹے کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔

---

39 :Khawaja Amir Hasan Ala Sanjari,Fawad-ul-Fawad, 137.
40 :Muhammd bn ismaeel,Al Jamie-Sahi, Hadees NO:5651
41 :Ahmed bin Shuaib, Sunan An-Nisa’i(Beirūt: mosassah Al-risala,1421AH),Hadees No:1410

## 3.ماحصل

فوائد الفواد ملفوظات میں سے وہ پہلی کتاب ہے جو سب سے پہلے کتابی شکل میں مرتب کی گئی اس کا مقام اس لحاظ سے بھی بلند ہے کہ اس میں سب سے زیادہ احادیث متن کے ساتھ بیان کی گئے ہیں اس کتاب میں قرآنی آیات اور حدیث نبویہ ﷺ کو بڑے احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ نے احادیث مبارکہ کو متن اور مفہوم کے ساتھ بیان کیا آپ کے بیان کردہ ملفوظات میں تصوف اور صفائے قلب کے لیے تعلیمات موجود ہیں آپ کے ملفوظات اور تعلیمات سے آج بھی دنیا فیوضات اور علوم حاصل کر رہے ہیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)